احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار یکم ستمبر 2014ء

روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار یکم ستمبر 2014ء 5 ذیقعد 1435 ہجری یکم تبوک 1393 ھش جلد 64-99 نمبر 198

پاک جوڑا

چن لیا تو نے مجھے اپنے مسیحا کے لئے
سب سے پہلے یہ کرم ہے مرے جاناں تیرا
کس کے دل میں یہ ارادے تھے یہ تھی کس کو خبر
کون کہتا تھا کہ یہ بخت ہے رخشاں تیرا

(درثمین۔ دعا حضرت اماں جان)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

معاویہ بن ھندہ القشیری فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! بیوی کا حق ہم پر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جو خدا تمہیں کھانے کے لئے دے وہ اُسے کھلاؤ اور جو خدا تمہیں پہننے کے لئے دے وہ اُسے پہناؤ اور اُس کو تھپڑ نہ مارو اور گالیاں نہ دو اور اُسے گھر سے نہ نکالو۔ (ابو داؤد کتاب النکاح باب فی حق المرأة علی زوجھا)

آپ کو عورتوں کے جذبات کا اس قدر احساس تھا کہ آپ ہمیشہ نصیحت فرماتے تھے کہ جو لوگ باہر سفر کے لئے جاتے ہیں اُنہیں جلدی گھر واپس آنا چاہئے تاکہ ان کے بال بچوں کو تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص اپنی اُن ضرورتوں کو پورا کرلے جن کے لئے اسے سفر کرنا پڑا تھا تو اُسے چاہئے اپنے رشتہ داروں کا خیال کر کے جلدی واپس آئے۔

(بخاری ، مسلم کتاب الامارة باب السفر قطعة من العذاب)

آپ کا اپنا طریق یہ تھا کہ جب سفر سے واپس آتے تھے تو دن کے وقت شہر میں داخل ہوتے تھے۔ اگر رات آجاتی تھی تو شہر کے باہر ہی ڈیرہ ڈال دیتے تھے اور صبح کے وقت شہر میں داخل ہوتے تھے اور ہمیشہ اپنے اصحابؓ کو منع فرماتے تھے کہ اس طرح اچانک گھر میں آکر اپنے اہل و عیال کو تنگ نہیں کرنا چاہئے۔ (ابو داؤد کتاب الجھاد باب فی الطروق)

اس میں آپ کے مدنظر یہ حکمت تھی کہ عورت اور مرد کے تعلقات جذباتی ہوتے ہیں مرد کی غیر حاضری میں اگر عورت نے اپنے لباس اور جسم کی صفائی کا پورا خیال نہ رکھا ہو اور خاوند اچانک گھر میں آ داخل ہو تو ڈر ہوتا ہے کہ وہ محبت کے جذبات جو مرد عورت کے درمیان ہوتے ہیں اُن کو ٹھیس نہ لگ جائے۔ پس آپ نے ہدایت فرمادی کہ انسان جب بھی سفر سے واپس آئے دن کے وقت گھر میں داخل ہو اور بیوی بچوں کو پہلے خبر دے کر داخل ہو تاکہ وہ اس کے استقبال کے لئے پوری طرح تیاری کرلیں۔

آپ ہمیشہ یہ بھی نصیحت فرماتے رہتے تھے کہ مرنے والے کو وصیت کر دینی چاہئے تاکہ اس کے رشتہ داروں کو بعد میں تکلیف نہ پہنچے۔

مرنے والوں کے متعلق آپ کی یہ بھی ہدایت تھی کہ جب کوئی شخص شہر میں مرجائے تو لوگوں کو اس کی بُرائیاں کبھی بیان نہیں کرنی چاہئیں بلکہ اُس کی خیر کی باتیں کرنی چاہئیں کیونکہ اس کی بُرائی بیان کرنے میں کوئی فائدہ نہیں لیکن اس کی نیکی بیان کرنے میں یہ فائدہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اس کے لئے دعا کی تحریک پیدا ہوگی۔

(بخاری کتاب الجنائز باب ماینھی من سب الاموات + ابوداؤد کتاب الادب باب فی النھی عن سبّ الموتی)

آپ اس بات کا خاص خیال رکھتے تھے کہ جو لوگ مرجائیں اُن کے قرض جلد سے جلد ادا کئے جاویں۔ چنانچہ جب کوئی شخص مر جاتا اور اُس پر قرض ہوتا تو آپ یا تو خود اُس کا قرض ادا کر دیتے۔ (بخاری کتاب الاستقراض باب الصلوٰة علی من ترک دیناً)

اور اگر آپ میں اس کی توفیق نہ ہوتی تو اس کے رشتہ داروں میں تحریک کرتے اور اس کا جنازہ اُس وقت تک نہیں پڑھتے تھے جب تک اُس کا قرض ادا نہ کر دیا جاتا۔

(دیباچہ تفسیر القرآن۔ انوار العلوم جلد 20 صفحہ 407)

یتیم کی کفالت ایک اہم فرض

حضرت مسیح موعود کی بعثت کے وقت سے خدمت خلق کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا تھا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب یتامیٰ کی پرورش اور خبر گیری کیلئے اس قدر اہتمام فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ یتامیٰ کے کھانے کیلئے ہوسٹل میں آٹا ختم ہو گیا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے تو فوری طور پر باوجود شدید علالت کے تانگہ منگوایا اور مخیّر دوستوں کو تحریک کر کے آٹا کا بندوبست کیا۔

اس کے بعد خلفاء احمدیت کی ہدایات اور راہنمائی میں یہ نظام چلتا رہا حتیٰ کہ مارچ 1989ء میں صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر حضرت خلیفة المسیح الرابع نے باقاعدہ طور پر کفالت یکصد یتامیٰ کے نام سے اس تحریک کا اجراء فرمایا اور فرمایا کہ اس مبارک اور تاریخی موقع پر شکرانہ کے طور پر جماعت احمدیہ ایک سو یتامیٰ کی کفالت کا ذمہ اٹھانے کا عہد کرتی ہے۔ چنانچہ یتامیٰ کی خدمات کے سائے بڑھتے بڑھتے آج قریباً پانچصد فیملیز کے 2 ہزار 7 صد یتامیٰ زیر کفالت ہیں۔

یتامیٰ کی کفالت اور پرورش میں 1۔ خورونوش 2۔ تعلیمی اخراجات 3۔ بچیوں کی شادی کے اخراجات 4۔ علاج معالجہ اور مکان کی تعمیر و مرمت اور کرایہ کے اخراجات شامل ہیں۔ جس پر کل 20 لاکھ روپے ماہوار اخراجات ہو رہے ہیں اور آمد انتہائی کم ہے۔ اس کے باعث دفتر ہذا کو مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ ایک یتیم کی کفالت پر ایک ہزار تا تین ہزار روپے ماہوار اخراجات ہوتے ہیں۔

تمام احباب جماعت سے عموماً اور مخیّر حضرات مخلصین سے خصوصاً التماس ہے کہ اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر شرکت فرما کر ممنون فرمائیں اور ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیاری حدیث کا مصداق بنیں۔ جس میں آپؐ فرماتے ہیں۔ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح دو انگلیاں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی بہترین توفیق دے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 25 جولائی 2014ء

س: آخری عشرہ میں کن دو چیزوں کی طرف زیادہ توجہ کی جاتی ہے؟

ج: فرمایا! اس عشرے میں دو چیزوں کی طرف زیادہ توجہ کی جاتی ہے یا انہیں بہت اہمیت دی جاتی ہے ان میں سے ایک تو لیلۃ القدر ہے اور دوسری چیز جمعۃ الوداع۔

س: لیلۃ القدر کے بارہ میں مختلف راویوں کے مختلف بیان درج کریں؟

ج: فرمایا! لیلۃ القدر کے بارے میں مختلف راویوں نے مختلف تاریخیں بتائی ہیں۔ لیکن عموماً اس بارے میں یہی روایت ہے کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو آخری دس دنوں میں دس راتوں میں تلاش کرو۔

س: لیلۃ القدر کی معین تاریخ کے حوالہ سے حدیث بیان کریں؟

ج: فرمایا! حدیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کو یہ علم دیا گیا تو آپ خوشی خوشی گھر سے باہر آئے تا کہ لوگوں کو بھی اس کی اطلاع دیں اور وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں مگر جب باہر تشریف لائے تو دیکھا دو مسلمان لڑ رہے ہیں آپ ان کی لڑائی اور اختلاف مٹانے میں مصروف ہوئے تو اس کی (لیلۃ القدر) تاریخ کی طرف سے آپ کی توجہ ہٹ گئی۔ بہرحال جب آپ دوبارہ اس طرف متوجہ ہوئے تو آپ اس وقت تک وہ معین تاریخ بھول چکے تھے بلکہ حدیث میں بھلا دیا گیا کے الفاظ بھی ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے لکھا ہے کہ حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ بھولے ہی نہیں تھے بلکہ الٰہی تصرف سے اس گھڑی کی یاد اٹھالی گئی تھی۔

س: حضرت مصلح موعود نے لیلۃ القدر کی تاریخ محو ہو جانے کے حوالہ سے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک بڑا اہم نکتہ حضرت مصلح موعود نے بیان فرمایا ہے کہ وہ گھڑی جس کی مناسبت کی وجہ سے اسے لیلۃ القدر کہا گیا ہے وہ قومی اتحاد واتفاق سے تعلق رکھتی ہے۔ پس یہ بڑا اہم نکتہ ہے۔ جس قوم میں سے اتحاد و اتفاق مٹ جائے اس سے لیلۃ القدر بھی اٹھالی جاتی ہے۔

س: حضور انور نے اسرائیل کے فلسطین پر مظالم کی کیا وجہ بیان فرمائی ہے؟

ج: فرمایا! آج بڑے افسوس سے ہمیں یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے مسلمان ممالک کی بدقسمتی ہے کہ ان میں اتفاق و اتحاد نہیں رہا۔ رعایا رعایا سے لڑ رہی ہے۔ رعایا حکومت سے بھی لڑ رہی ہے اور حکومت رعایا پر ظلم کر رہی ہے گویا نہ صرف اتفاق واتحاد نہیں رہا بلکہ ظلم بھی ہو رہا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسرائیل بھی ظالمانہ طور پر اس وقت معصوم فلسطینیوں کو قتل کرتا چلا جا رہا ہے۔

س: روحانی ترقی کی مثال کو جسمانی ترقی سے جوڑتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے کیا اہم نکات بیان فرمائے ہیں؟

ج: فرمایا! ماں کے پیٹ میں جو پیدائش ہے بچے کی کئی ظلمتوں کا مجموعہ ہے اور وہی انسان کی جسمانی ترقی کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اگر ان دنوں میں پرورش اچھی طرح نہ ہو تو بچہ کمزور ہو جاتا ہے۔ یہ تو ثابت شدہ ہے کہ ماں کے ظاہری ماحول کا بچے پر اثر ہوتا ہے۔ پس جس طرح جسمانی ترقیات ظلمت میں ہوتی ہیں اسی طرح روحانی ترقیات بھی رات میں ہی ہوتی ہیں۔ ہر قوم کی روحانی ترقی اتنی ہی ہوتی ہے جتنی اس قوم کی ابتدائی قربانی ہو اور اس کی ترقیات کی عمر کا معیار اس کی لیلۃ القدر ہوتی ہے۔

س: حضور انور نے الٰہی جماعتوں کو پیش آنے والے ابتلاؤں کے ضمن میں کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص جتنا خدا کا پیارا ہو اتنے ہی اسے ابتلاء پیش آتے ہیں۔ پس ہمیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہم بھی بعض جگہ ابتلاء میں سے گزر رہے ہیں۔ دعاؤں کی طرف توجہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس میں ہم اپنے اتفاق واتحاد کے معیاروں کو ضائع کرتے گئے تو لیلۃ القدر کا صحیح فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ اگر اپنی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھتے ہوئے کرتے چلے جائیں گے تو کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے چلے جائیں گے۔ پس یہ بہت اہم نکتہ ہے جسے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ جب اس لیلۃ القدر میں سے کامیاب گزریں گے تو ترقی کرنے اور اس میں بڑھتے چلے جانے کے فیصلے بھی غیر معمولی ہوں گے۔

س: حضور انور نے لیلۃ القدر کے کیا معنی بیان فرمائے؟

ج: فرمایا! لیلۃ القدر کے معنی ہیں کہ وہ رات جس میں انسان کی قسمت کا اندازہ کیا جاتا ہے اور یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ آئندہ سال میں اس سے کیا معاملہ ہو گا وہ کہاں تک بڑھے گا اور ترقی کرے گا۔ کیا کیا فوائد حاصل ہوں گے اور کیا نقصان اٹھانے پڑیں گے۔ انسانی ترقی کے تمام فیصلے لیل یعنی ظلمت میں ہی ہوتے ہیں۔

س: لیلۃ القدر سے فیض یاب ہونے کے لئے کن باتوں کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے؟

ج: فرمایا! لیلۃ القدر سے فیض یاب ہونے کیلئے ہمیں ان باتوں کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ لیلۃ القدر اس قربانی کی ساعت کا نام ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو۔ یہ اصول یاد رکھنا چاہئے کہ جس تکلیف کی خدا تعالیٰ کوئی قیمت مقرر نہیں کرتا وہ لیلۃ القدر نہیں ہے وہ سزا ہے عذاب ہے مگر وہ تکلیف جس کیلئے خدا قیمت مقرر کرتا ہے وہ لیلۃ القدر ہے یعنی ظلمت، بلا اور دکھ جس کا بدلہ دینے کا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا ہے وہ لیلۃ القدر ہے۔ احمدیوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں دنیا کے ملک ملک اور شہر شہر میں احمدیت کے بچوں کی پیدائش ہوتی چلی جا رہی ہے۔ نئی نئی جماعتیں قائم ہوتی چلی جا رہی ہیں۔

س: لیلۃ القدر کی برکات کو سمیٹنے کے لئے ہمیں کیا عہد کرنا چاہئے؟

ج: فرمایا! لیلۃ القدر کی مزید برکات سمیٹنے کیلئے ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہمارا آپس کا اتفاق واتحاد پہلے سے بڑھ کر ہو گا اور اگر اس میں کہیں رخنے پیدا ہو رہے ہیں دراڑیں پیدا ہو رہی ہیں تو ہم فوری طور پر انہیں بھریں گے۔ رحماء بینھم کی مثال بن کر لیلۃ القدر کا حقیقی فیض پائیں گے۔ پس جب تک ہم اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے لیلۃ القدر سے بھی فیض پاتے رہیں گے۔

س: ہم کس طرح جماعتی ترقیات کا حصہ بن سکتے ہیں؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے ہمیں بتایا ہے اور وہ طریق ان دو باتوں میں آ جاتا ہے جو آپ نے اپنی بعثت کے مقصد کے بارے میں ہمیں بتائی ہیں یعنی ایک یہ کہ بندے کو خدا سے ملا دیا جائے اور دوسرے یہ کہ انسان کو دوسرے انسان کے حقوق کی ادائیگی کرنے والا بنایا جائے۔ پس یہ دو کام ہیں جو ہمارے ذمہ ہیں کہ اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی اونچا کریں اور اپنے اختلافات اور جھگڑوں کو مٹا کر ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ کریں۔

س: جمعۃ الوداع کے حوالہ سے مختلف لوگوں کی آراء بیان کریں؟

ج: فرمایا! جمعۃ الوداع کے بارے میں بھی عجیب عجیب تصورات راہ پا چکے ہیں۔ یعنی یہ کہ رمضان کے آخری جمعہ میں شامل ہو جائیں تو جان بوجھ کر چھوڑی ہوئی جو نمازیں ہیں ان کی بھی معافی مل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جو ایک انسان پر جتنے فضل اور احسان ہوتے ہیں یہ آخری جمعہ پڑھنے سے رمضان کا اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا بدلہ اتر جائے گا۔ ان لوگوں کے خیال میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت نعوذ باللہ ان کے ان چار سجدوں پر منحصر ہے۔ پس اس نیت سے جمعہ پڑھنے والوں کو نہ جمعۃ الوداع کوئی فائدہ دیتا ہے نہ رمضان کوئی فائدہ دیتا ہے نہ لیلۃ القدر کا آنا ان کے لئے کوئی فائدہ ہے۔

س: اللہ تعالیٰ نے انسان کا مقصد حیات کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک مقصد حیات بھی رکھا ہے اور وہ ہے ”میں نے جن اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں“ (الذاریات:57)۔ پس جب پیدائش کا مقصد یہ ہے تو یہ کسی خاص دن اور کسی خاص جمعہ سے وابستہ نہیں ہے بلکہ ہر نماز اور ہر جمعہ فرض ہے علاوہ نوافل کے جو انسان اپنی طاقت اور حالات کے مطابق پڑھتا ہے خدا تعالیٰ کا مزید قرب حاصل کرنے کے لئے۔

س: حضور انور نے خدا تعالیٰ سے خالص مومن کے تعلقات کے ضمن میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! ہمیشہ یہ بات سامنے رکھنی چاہئے کہ ہم خالص ایمان والے اس وقت کہلائیں گے جب خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں گے۔ ایک خالص مومن کے خدا تعالیٰ سے تعلقات ایسے ہی ہیں ہوتے ہیں جیسے ایک دوست کے اور اس معاملے میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دوستی کا معاملہ دو طرفہ ہوتا ہے۔ دوسرے دوستی جو خالص ہو اس میں کوئی دوست اپنے دوسرے دوست کا برا نہیں چاہتا اور دنیا داروں کی جو دوستی ہے اس میں جب دوست دوست کا برا نہیں چاہتا تو خدا تعالیٰ جو سب وفاداروں سے زیادہ وفاؤں کی قدر کرنے والا ہے وہ کس طرح اپنے دوست کا برا چاہے گا۔ پس خالص ایمان کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور برکت ہی حاصل ہوتی ہے۔

س: حضرت مصلح موعود نے اردو محاورہ ’روزہ رکھا‘ کی کیا توضیح بیان فرمائی؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں! ”ہمارے ملک میں اردو میں محاورہ ہے کہ روزہ رکھا۔ اب یہ بہت عمدہ محاورہ ہے کیونکہ جو روزہ گزرتا ہے اسے بھی رخصت نہیں کرتے بلکہ رکھ لیتے ہیں اور وہ ہمیں ہمیشہ کیلئے پھر خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ پس وہ رمضان جو ہم نے صالح اعمال کرتے ہوئے گزارہ ہے وہ باقی ہے۔ یہ دن بیشک گزر جائیں گے لیکن جب تک وہ نیک کام جو اس رمضان کے نتیجہ میں ہمارے اندر قائم ہوئے۔ وہ رمضان کو نہیں جانے دیں گے۔ مومن کو چاہئے کہ ہر اچھی چیز کو باقیات الصالحات بنائے۔ دن گزر جائیں مگر رمضان نہ گزرے۔

س: اللہ تعالیٰ رمضان کے ذریعہ سے ہم میں کون سی چیز پیدا کرنا چاہتا ہے؟

ج: فرمایا! رمضان ہمارے لئے عبادات اور دوسرے نیک اعمال لایا ہے جن کے بجالانے کی طرف ہمیں توجہ دلاتا ہے۔ پس ایک مومن کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس انعام کی قدر کرے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جمعہ اس لئے نہیں آیا کہ ہم اس کو پڑھ کر رمضان کو وداع کر دیں یا رخصت کر دیں بلکہ اس لئے آیا ہے کہ اگر ہم چاہیں تو اس سے فائدہ اٹھا کر ہمیشہ کے لئے اسے اپنے دل میں قائم کر لیں۔

س: جمعہ کی اہمیت بیان کریں؟

ج: فرمایا! جمعہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم ملک طاہر احمد صاحب

اسیروں کے رستگار حضرت مصلح موعود کے ذریعہ سے

مغربی افریقہ کے ممالک میں دین حق کا نفوذ

1921ء وہ مبارک سال ہے کہ جس میں حضرت مصلح موعود جو اسیروں کی رستگاری کا موجب تھے نے مغربی افریقہ کے تین ممالک سیرالیون گولڈکوسٹ (غانا) اور نائیجیریا میں دین حق کی اشاعت کے لئے حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب کو روانہ فرمایا جو ان دنوں لندن میں فریضہ دعوت الی اللہ ادا کر رہے تھے۔

افریقہ میں احمدیت کی وجہ

لیکن اس سے پہلے خاکسار حضرت مصلح موعود کا وہ تاریخی بیان لکھنا چاہتا ہے کہ کیوں اس مبارک وجود کو اس طرف توجہ پیدا ہوئی کہ وہ اس تاریک براعظم کو دین حق کے نور سے منور کرے۔

حضور فرماتے ہیں:۔

’’مجھے افریقہ میں (اشاعت دین حق) کی ابتدائی تحریک درحقیقت اس وجہ سے ہوئی کہ میں نے ایک دفعہ حدیث میں پڑھا کہ حبشہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور مکہ مکرمہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ جب میں نے یہ حدیث پڑھی اسی وقت میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس علاقہ کو (-) بنانے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ یہ انذاری خبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹل جائے اور مکہ مکرمہ پر حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہمیں بعض دفعہ منذر رؤیا آتا ہے تو ہم فوراً صدقہ کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کی موت کی خبر ہمیں ہوتی ہے تو وہ صدقہ کے ذریعہ ٹل جاتی ہے اور صدقہ کے ذریعہ موت کی خبریں ٹل سکتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اگر افریقہ کے لوگوں کو (-) بنالیا جائے تو وہ خطرہ جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے۔ نہ ٹل سکے۔ چنانچہ میرے دل میں بڑے زور سے تحریک پیدا ہوئی کہ افریقہ کے لوگوں کو (-) بنانا چاہئے۔ اسی بناء پر افریقہ میں احمدیہ مشن قائم کئے گئے ہیں بیشک خدا تعالیٰ نے بعد میں اور بھی سامان ایسے پیدا کر دیئے جن سے افریقہ میں (دعوت الی اللہ) کا کام زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوتا چلا گیا مگر اصل بنیاد افریقہ کی (دعوت الی اللہ) کی یہی حدیث تھی کہ افریقہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور خانہ کعبہ کو گرانے کی کوشش کرے گا (نعوذ باللہ) میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کے فضلوں کی امید میں چاہا کہ پیشتر اس کے کہ وہ شخص پیدا ہو جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے ہم افریقہ کو (-) بنالیں اور بجائے اس کے کہ افریقہ کا کوئی شخص مکہ مکرمہ کو گرانے کا موجب بنے وہ لوگ اس کی عظمت کو قائم کرنے اور اس کی شہرت کو بڑھانے کا موجب بن جائیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 ص 267)

حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب

چنانچہ حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب 9 فروری 1921ء کو لندن سے روانہ ہوئے اور 19 فروری 1921ء کو سیرالیون پہنچے۔ 20 فروری 1921ء کو مسلمانوں کے مقامی مدارس میں اور مسجد میں 4 لیکچرز دیئے۔ 21 فروری کی صبح اپنے سرکاری حکام سے ملاقات کر کے مسلمانوں کی تعلیمی حالت کی طرف توجہ دلائی اور اسی روز بحری جہاز پر سوار ہو کر 28 فروری 1921ء کو شام ساڑھے چار بجے گولڈکوسٹ (غانا) کی بندرگاہ سالٹ پانڈ پر اترے اور مسٹر عبدالرحمٰن پیڈرو کے مکان پر قیام پذیر ہوئے۔

اس وقت گولڈکوسٹ عملاً عیسائیت کا مرکز تھا۔ اصل باشندوں میں صرف فینٹی قوم مسلمان تھی۔ جس رات حضرت مولانا نیر صاحب وہاں پہنچے تو ان کے چیف (امیر) جس کا نام مہدی تھا نے اسی رات ایک مبشر خواب دیکھا۔

چیف مہدی 45 برس سے مسلمان تھے۔ انہیں یہ ازحد غم تھا کہ ان کی وفات کے بعد کہیں اس علاقہ کے مسلمان سفید فام عیسائی مشنریوں کے رعب میں آکر اسلام کو خیرباد نہ کہہ دیں۔ انہوں نے کوشش کی کہ کوئی سفید فام مبلغ گولڈکوسٹ آئے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے کچھ روپیہ جمع کر کے ایک شامی مسلمان کو لندن حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طرف روانہ کیا لیکن اگلے دو سال تک کوئی مربی افریقہ کی طرف نہ بھجوایا جاسکا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عوام میں یہاں تک سخت بدگمانی پیدا ہوگئی کہ وہ کہنے لگے کہ سفید آدمی مسلمان ہی نہیں ہوتے۔

اسی وجہ سے جب تک حضرت نیر صاحب سالٹ پانڈ پہنچ نہیں گئے ان کو یقین نہ تھا۔

پھر چیف مہدی صاحب کا نقیب آپ سے آکر ملا اور 11 مارچ 1921ء کو اکرافول میں فینٹی مسلمانوں کا جلسہ مقرر ہوا۔ وہاں پر چیف مہدی صاحب نے تقریر کی کہ 45 برس ہوئے ہیں مجھے صرف اللہ اکبر آتا تھا اور یہی میرے ساتھ کے دوسرے مسلمان جانتے تھے۔ سفید آدمی صرف مسیحیت سکھانے آتے ہیں میں بوڑھا آدمی ہوں۔ مجھے فکر تھی کہ میرے بعد یہ مسلمان اپنے دین پر رہیں۔ میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ میری زندگی میں آپ آگئے اور اب یہ مسلمان آپ کے سپرد ہیں۔ ان کو انگریزی و عربی پڑھائی جاوے اور دین سکھایا جائے۔ حضرت مولانا نیر صاحب نے اپنی تقریر میں ان کو یقین دلایا کہ احمدی جماعت ان کی تعلیم و تربیت کا کام کرے گی اور ان کو یہ بھی بتایا کہ انہوں نے امام وقت کو خود دیکھا۔ ان کے مقدس کلمات سنے اور میرے ہاتھوں نے اس برگزیدہ پہلوان حق کے پاؤں کو چھوا۔

اس کے بعد 18 مارچ 1921ء کو اکرافول میں دوسرا جلسہ ہوا جس میں آپ نے فینٹی قوم اور ان کے چیف کو جماعت احمدیہ میں شامل ہونے اور گزشتہ رسوم و رواج کو ترک کر کے سچے اور مخلص احمدی بننے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ دوسرے ہی دن ان کی مجلس اکابر نے فیصلہ کیا کہ ہم سب لوگ اپنی جماعتوں سمیت احمدیت میں داخل ہوتے ہیں اور اس طرح ایک ہی دن میں ہزاروں لوگ سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوگئے اس کے بعد آپ نے اپنی توجہ نائیجیریا کی طرف مبذول کی اور آپ پہلی بار 8/اپریل 1921ء کو نائیجیریا کے صدر مقام لیگوس پہنچے۔ وہاں پر ان دنوں 35 ہزار کے قریب مسلمان تھے اور 20 ہزار کے قریب عیسائی مگر علم، دولت، تجارت اور سرکاری عہدے سب عیسائیوں کے پاس تھے۔ چالیس مدارس عیسائیوں کے تھے اور صرف ایک سکول (محمڈن سکول) مسلمانوں کا تھا۔

ان حالات میں حضرت مولانا نیر صاحب نے لیگوس میں قدم رکھا اور پہنچتے ہی مختلف بیوت میں لیکچرز دیئے اور پھر پبلک لیکچروں کا ایک باقاعدہ سلسلہ شروع کر دیا جس سے سعید روحیں احمدیت کی طرف کشاں کشاں آنے لگیں۔ لیگوس میں ایک فرقہ اہل قرآن تھا۔ ان کے بارہ اکابرین نے آپ کی بیعت کی اور وہ لوگ جماعت میں شامل ہوگئے۔ آپ چار ماہ لیگوس ٹھہرے اور دن رات دیوانہ وار دعوت الی اللہ کرتے رہے اور بالآخر 8/اگست 1921ء کو واپس سالٹ پانڈ پہنچے۔

وہاں پر شہر کے عین وسط میں کمرشل روڈ پر ایک دومنزلہ مکان کرایہ پر لے کر مشن ہاؤس قائم کیا اور اندرون ملک ایک لمبا دورہ کیا اور ایک مربیان کلاس جاری کی۔ پھر گولڈکوسٹ (غانا) کو جماعتی لحاظ سے چار حصوں میں تقسیم کیا اور ان میں عہدیدار مقرر کئے۔ اس کے بعد پھر آپ دوبارہ 15 دسمبر 1921ء کو نائیجیریا کے دارالخلافہ لیگوس پہنچے اور اشاعت حق شروع کر دی۔

حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب

اسی دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 23 جنوری 1922ء کو گولڈکوسٹ (غانا) کا مشن سنبھالنے کے لئے حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب کو روانہ فرمایا جو 11 مارچ کو لندن اور 17/اپریل کو لیگوس پہنچے اور حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب کے ذریعہ حالات کا جائزہ لینے کے بعد 13 مئی 1922ء کو سالٹ پانڈ پہنچ گئے۔ اس طرح نائیجیریا اور غانا مشن جو ایک ہی مربی کے مشن کے تحت تھے دو مستقل مشنوں کی صورت اختیار کر گئے۔ گولڈ کوسٹ (غانا) کے انچارج حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب اور نائیجیریا مشن کے انچارج حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب اب حضرت مولانا نیر صاحب نے نائیجیریا مشن کے مستقل انچارج کی حیثیت سے لیگوس کے باہر دعوت الی اللہ کو وسعت دینی شروع کی اور پہلے شمالی نائیجیریا کے ایک اہم شہر زاویہ کے امیر اور امیر کانو تک پیغام حق پہنچایا۔ پھر واپس لیگوس آکر 11 ستمبر 1922ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام جاری کیا جو صحیح معنوں میں لیگوس میں پہلا دینی مدرسہ تھا۔ نیز اردگرد کے علاقوں میں مقامی احمدیوں کے وفود بھجوائے۔ حضرت مولانا نیر صاحب کو مغربی افریقہ میں بڑی جدوجہد کرنا پڑی اور آپ شمالی نائیجیریا کے دورہ سے واپس آکر کم و بیش چار ماہ تک بیمار رہے اور گورنمنٹ ہسپتال میں داخل کئے گئے۔ پھر آپ ڈاکٹری ہدایت کے تحت تبدیل آب و ہوا کے لئے بتاریخ 21 جنوری 1923ء لندن بھجوا دیئے گئے۔

حضرت مولانا نیر صاحب کے بعد مالی مشکلات کی وجہ سے سالہا سال تک کوئی مرکزی مربی نہیں بھجوایا جاسکا۔ آخر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد سے الحاج حکیم فضل الرحمٰن صاحب نے ستمبر 1929ء کے قریب گولڈکوسٹ (غانا) سے واپسی سے پہلے نائیجیریا کا دورہ کیا پھر آپ مرکز میں تشریف لے آئے یہاں آکر آپ نے شادی کی جو حضرت حکیم فضل حق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی ثریا بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ بڑا بیٹا لطف المنان پیدا ہوا دوسرے بیٹے عبدالوہاب کی پیدائش سے پہلے ہی آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم سے دوبارہ مغربی افریقہ بھجوا دیا گیا۔ چنانچہ آپ فروری 1933ء کو قادیان سے روانہ ہوئے اور لندن، سیرالیون اور گولڈکوسٹ میں قیام کرتے ہوئے جولائی 1934ء میں نائیجیریا پہنچے۔ وہاں پہنچتے ہی آپ ایک خطرناک اندرونی کشمکش سے دوچار ہوگئے جو بعض لوگوں نے ایک خودساختہ قانون کی بنا پر پیدا کر دی تھی۔ معاملہ آخر عدالت تک پہنچا۔ 20 مارچ 1937ء کو اس کا فیصلہ ہوا۔ لیکن فیصلہ ہونے کے باوجود 1939ء تک حالات مخدوش رہے۔ 1940ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر جماعت کی دوبارہ تشکیل کی گئی جس کے بعد مکرم حکیم صاحب نے جماعت نائیجیریا کی ترقی و استحکام کی طرف پوری توجہ دینی شروع کر دی اور اپنی مسلسل جدوجہد اور قابل رشک اخلاص سے مشن کو مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر کھڑا کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے جماعت نائیجیریا کی تربیت و اصلاح کے لئے متعدد اقدامات کئے۔ تعلیم الاسلام سکول کے لئے سرکاری گرانٹ منظور کرائی۔ نئی جماعتیں قائم

کیں۔لیگوس میں ایک نہایت خوبصورت بیت اور مشن ہاؤس تعمیر کیا۔آنحضرتؐ کی سیرت طیبہ ’’دی لائف آف محمدؐ‘‘ کے نام سے تصنیف کی جو آکسفورڈ یونیورسٹی پریس سے شائع ہوئی اور آج تک مغربی افریقہ کے تمام سکولوں کے نصاب میں شامل ہے۔ جنوری 1945ء میں جناب مولوی نور محمد نسیم سیفی صاحب نائیجیریا بھجوائے گئے جنہوں نے حکیم صاحب کی واپسی کے بعد جو 1947ء میں ہوئی مشن کا چارج لیا۔

حکیم فضل الرحمان صاحب کی واپسی

واپسی کے بعد آپ نے 1948ء کی ابتداء سے کچھ عرصہ تک وکالت تبشیر اور نظارت دعوۃ (موجودہ نام نظارت اصلاح وارشاد) میں خدمات سرانجام دیں جس کے بعد حضرت مصلح موعود نے آپ کو افسر لنگر خانہ ومہمان خانہ ربوہ مقرر فرمادیا جہاں پر آپ اپنی وفات تک جو 28/اگست 1955ء کو جگر کے کینسر سے ہوئی کام کرتے رہے۔ اس طرح اس مجاہد احمدیت نے کل 54 سال کی عمر پائی جس میں جوانی کی عمر صرف ساڑھے تین سال اپنی بیوی کے ساتھ بسر کی پھر ایک بیٹا پیدا ہوا اور دوسرا بیٹا جو ابھی اپنی والدہ کے پیٹ میں تھا کو چھوڑ کر دعوت الی اللہ کے لئے دوبارہ مغربی افریقہ (نائیجیریا) چلے گئے۔14 سال کے بعد جب نومبر 1947ء میں آئے تو بیوی بھی ادھیڑ عمر تھی اور وہ خود بھی جگر کے عارضہ سے علیل لیکن اس کے باوجود پھر 8 سال تک سلسلہ کی خدمت اور خاص پر بطور افسر لنگر خانہ ومہمان خانہ میں دن رات ایک کیا اور حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہے۔

اسیروں کا رستگار

اب خاکسار اپنے مضمون کے اس حصہ کی طرف آتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اسیروں کی رستگاری کے موجب بابرکت وجود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح کی دوربین نگاہ سے آج سے تقریباً 93 سال پہلے جو اقدامات اٹھانے کے لئے جماعت کو تیار کیا ان کا کیا نتیجہ نکلا۔آپ فرماتے ہیں:

ایک پیشگوئی یہ کی گئی تھی کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو بھی میرے ذریعہ سے پورا کیا۔اول تو اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ان قوموں کو ہدایت دی جن کی طرف ......کو کوئی توجہ ہی نہیں تھی اور وہ نہایت ذلیل اور پست حالت میں تھیں۔ وہ اسیروں کی سی زندگی بسر کرتی تھیں۔ نہ ان میں تعلیم پائی جاتی تھی، نہ ان کا تمدن اعلیٰ درجے کا تھا، نہ ان کی تربیت کا کوئی سامان تھا جیسے افریقن علاقے ہیں کہ ان کو دنیا نے الگ پھینکا ہوا تھا اور وہ صرف بیگار اور خدمت کے کام آتے تھے۔ ابھی مغربی افریقہ کے ایک نمائندہ آپ لوگوں کے سامنے پیش ہو چکے ہیں اس ملک کے بعض لوگ تو تعلیم یافتہ ہیں لیکن اندرون ملک میں کثرت سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو کپڑے تک نہیں پہنتے تھے اور ننگے پھرا کرتے تھے ایسے وحشی لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے ذریعہ ہزارہا لوگ (دین حق) میں داخل ہوئے۔ وہاں کثرت سے عیسائیت کی تعلیم پھیل رہی تھی اور اب بھی بعض علاقوں میں عیسائیوں کا غلبہ ہے لیکن میری ہدایت کے ماتحت ان علاقوں میں ہمارے (مربی) گئے اور انہوں نے ہزاروں لوگ مشرکوں میں سے (احمدی) کئے اور ہزاروں لوگ عیسائیت میں سے کھینچ کر (دین حق) کی طرف لے آئے۔اس کا عیسائیوں پر اس قدر اثر ہے کہ انگلستان میں پادریوں کی ایک بہت بڑی انجمن ہے جو شاہی اختیارات رکھتی ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے عیسائیت کی تبلیغ اور اس کی نگرانی کے لئے مقرر ہے۔ اس نے ایک کمیشن اس غرض کے لئے مقرر کیا تھا کہ وہ اس امر کے متعلق رپورٹ کرے کہ مغربی افریقہ میں عیسائیت کی ترقی کیوں رک گئی ہے۔اس کمیشن نے اپنی انجمن کے سامنے جو رپورٹ پیش کی اس میں درجن سے زیادہ جگہ احمدیت کا ذکر آتا ہے اور لکھا ہے کہ اس جماعت نے عیسائیت کی ترقی کو روک دیا ہے۔غرض مغربی افریقہ اور امریکہ دونوں ملکوں میں حبشی قومیں کثرت سے (دین حق) لا رہی ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان قوموں میں (دعوت الی اللہ) کا موقع عطا فرما کر مجھے ان اسیروں کا رستگار بنایا اور ان کی زندگی کا معیار بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

(انوار العلوم جلد 17 ص 614)

عبدالوہاب آدم صاحب

یہاں پر بطور نمونہ ایک بہت ہی مخلص خادم احمدیت مولانا ڈاکٹر عبدالوہاب بن آدم صاحب جو امیر ومشنری انچارج غانا تھے کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں۔

آپ 22 جون 2014ء کو اکرا (غانا) میں وفات پاگئے جماعت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔خاکسار کا بھتیجا عمیر احمد ملک (بعمر 36 سال) جو خاکسار کے بڑے بھائی ملک عبدالرحیم صاحب آف لاہور کا منجھلا فرزند تھا 28 مئی 2010ء کو بیت النور لاہور میں شہید ہو گیا تھا۔تمام شہداء کی فیملیز کے ساتھ ہمدردی تعزیت اور اظہار یک جہتی کے لئے ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیرون ملک کے سرکردہ احمدی احباب کا ایک وفد لاہور بھجوایا تھا اس وفد میں مولانا ڈاکٹر عبدالوہاب بن آدم صاحب بھی شامل تھے۔ وہ جب محترم بھائی عبدالرحیم صاحب کے گھر گئے تو دوران گفتگو محترم بھائی صاحب نے ان کو بتایا کہ وہ حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب کا بھتیجا ہے اور ملک حبیب الرحمٰن صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا بیٹا ہے۔اس پر ڈاکٹر عبدالوہاب بن آدم صاحب اچانک کھڑے ہو گئے اور انہوں نے دوبارہ بھائی عبدالرحیم صاحب کو گلے لگایا اور بوسہ دیا اور کہا کہ ان کا نام عبدالوہاب حضرت حکیم فضل الرحمٰن نے اپنے چھوٹے بیٹے عبدالوہاب کے نام پر رکھا تھا۔

عبدالرحیم صاحب نے یہ تحریر لکھی ہے۔

خاکسار ملک عبدالرحیم ولد ملک حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم (سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ) یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہے کہ چند سال پیشتر مولانا عبدالوہاب آدم صاحب مرحوم نیشنل امیر جماعت احمدیہ غانا چند دیگر غیر ملکی وملکی احباب جماعت کے ساتھ خاکسار کے گھر تشریف لائے۔ کیونکہ جماعتی حکم کے تحت وہ شہداء احمدیت 28 مئی 2010ء کے گھروں میں تعزیت، اظہار ہمدردی و اظہار یکجہتی کے لئے تشریف لائے تھے۔ خاکسار کا منجھلا بیٹا عزیزم عمیر احمد ملک (بعمر 36 سال) بھی بیت النور لاہور میں 28 مئی 2010ء کو شہید ہو گیا تھا۔گفتگو کے دوران خاکسار نے جب مولانا عبدالوہاب آدم صاحب مرحوم کو یہ بتایا کہ خاکسار حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم سابق مشنری انچارج گولڈ کوسٹ (غانا) و نائیجیریا کا بھتیجا ہے تو وہ انتہائی جذباتی کیفیت میں کھڑے ہو گئے اور خاکسار کو دوبارہ گلے لگایا اور چوما اور یہ بتایا کہ ان کا نام عبدالوہاب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم نے اپنے چھوٹے بیٹے عبدالوہاب کے نام پر رکھا تھا۔

ڈاکٹر عبدالوہاب بن آدم کی پیدائش 1938ء کی ہے۔انہی دنوں حضرت حکیم فضل الرحمٰن اپنے ممالک میں گولڈ کوسٹ (غانا) اور نائیجیریا ہر دو ممالک میں دعوت دین کے لئے سرگرم تھے۔ 1922ء سے لے کر نومبر 1947ء تک یعنی تقریباً 25 سال دعوت الی اللہ کرتے رہے اور درمیان میں صرف ساڑھے تین سال کے لئے قادیان آئے اور شادی کی۔ ایک بیٹا لطف المنان پیدا ہوا اور دوسرا بیٹا عبدالوہاب ابھی ماں کے پیٹ میں تھا کہ دوبارہ فروری 1933ء کو ان ممالک کے لئے بھجوا دیئے گئے۔اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب اور ان کے والد محترم کے حالات زندگی بھی لکھ دیئے جائیں۔

حضرت حافظ نبی بخش صاحب کو 79-1878ء سے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں باریابی کا شرف حاصل تھا۔حضور آپ کو گول کمرہ یا بیت مبارک میں ٹھہرایا کرتے تھے۔ اوائل زمانہ میں آپ کو بیت الفکر میں کئی بار سونے کا بھی شرف حاصل ہوا اور کئی دفعہ حضور کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھانے کا موقعہ ملا۔حضرت مسیح موعود نے عصر کی ایک نماز آپ کی امامت میں بھی ادا فرمائی۔ 1907ء میں آپ کا لڑکا عبدالرحمٰن جو ہائی سکول قادیان کی ساتویں جماعت میں تعلیم پارہا تھا وفات پا گیا۔اس حادثہ کے چند دن بعد آپ قادیان آئے اور بیت مبارک میں پہنچے۔حضرت مسیح موعود اس وقت محراب میں کھڑکیوں کے درمیان اپنے خدام کے ساتھ تشریف فرما تھے۔حضور کی نظر شفقت جونہی آپ پر پڑی حضور نے پاس بلا کر بٹھالیا اور فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے اپنے بچے کی وفات پر بڑا صبر کیا ہے۔ پھر کمر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا۔’’ہم نے آپ کے لئے بہت دعا کی ہے اور کریں گے‘‘۔ یہ بھی فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ نعم البدل دے گا‘‘۔اس دعا کے نتیجہ میں حضرت حافظ صاحب کو جو بچہ نعم البدل کے طور پر عطا ہوا وہ حکیم فضل الرحمٰن صاحب تھے۔جنہوں نے عین جوانی میں سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے تئیں وقف کیا اور قریباً ربع صدی تک مغربی افریقہ میں سرگرم عمل رہے اور 28/اگست 1955ء کو انتقال فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ان کی وفات پر ان کی دینی قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔’’حکیم فضل الرحمٰن صاحب......شادی کے تھوڑا عرصہ بعد ہی مغربی افریقہ میں (دعوت الی اللہ) کے لئے چلے گئے اور تیرہ چودہ سال تک باہر رہے۔ جب وہ واپس آئے تو ان کی بیوی کے بال سفید ہو چکے تھے اور ان کے بچے جوان ہو چکے تھے‘‘۔

(تاریخ احمدیت جلد 8 ص 372)

حضرت حکیم صاحب اپنے والدین کے چھٹے بچے تھے (6 بہنیں اور 4 بھائی کل 10 بچے تھے) ساتویں نمبر پر محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ والدہ ماجدہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحبہ تھیں اور آٹھویں نمبر پر خاکسار کے والد ملک حبیب الرحمٰن صاحب تھے جو محکمہ تعلیم سے ریٹائرمنٹ کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے ہیڈ ماسٹر رہے۔خاکسار کے والد ملک حبیب الرحمٰن صاحب کی ولادت 1905ء کی ہے۔حکیم صاحب کے دو بڑے بھائی عبدالرحیم بعمر اڑھائی سال اور عبدالرحمٰن بعمر 12 سال وفات پا گئے تھے۔

ہمارے ابتدائی مربیان اپنا تن من دھن عزت شہرت وقت خدا کے لئے پیش کر چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے دین کے پھیلانے اور رسول کریمؐ کا نام بلند کرنے والے ان مربیان کی قربانیوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے قبول کیا بلکہ امام وقت کی ہدایات پر عمل کرنے کی وجہ سے مزید برکتیں بخشیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی طرح دین قیم کے پھیلانے اور اس کو دنیا پر مقدم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

☆............☆............☆

مکرم احمد علی صاحب

ایک مردم خیز خطۂ زمین سرگودھا

مامور من اللہ نے اشاعت قرآن کریم اور دین حق میں لوگوں کی خودساختہ بدعات اور باطل عقائد کی اصلاح کرنی ہوتی ہے۔ اس بنا پر علمائے زمانہ اس مامور من اللہ کی مخالفت میں کمربستہ ہوجاتے ہیں اور عوام الناس میں اس مصلح ربانی و مدعی مہدویت سے نفرت وبغض وعناد کے جذبات کو ہوا دیتے ہیں۔ ایسے حالات میں اس مامور زمانہ کو سچا مان کر اس کے حلقۂ بیعت میں شامل ہونا جوانمردی اور جرأت کا کام ہوتا ہے۔

ان حالات میں ایسے ہی چند فدائین کا ذکر خیر پیش خدمت ہے۔ جن کا تعلق سرزمین سرگودھا سے ہے۔

1۔ حضرت حافظ حکیم نورالدین

خلیفۃ المسیح الاول

جب ایک مردِ خدا نے برصغیر کی ایک گمنام بستی سے امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو اس برصغیر میں سے ایک حافظ قرآن اور یونانی طب کے نامور حکیم نے اس دعویٰ کو قرآن اور حدیث کے عین مطابق جان کر صدق دل اور صفائی قلب سے قبول کیا اور اشاعت قرآن نیز دین حق کی دعوت کے کام میں جان ومال اور علم و فضل کے تمام سرمایہ کے ساتھ حاضر ہوگیا اور رات، دن، صبح وشام اس کی خدمت میں رہنا اور اس کے ہر حکم کو بلاتردد بجا لانا۔ اپنی زندگی کا مقصد اولین بنالیا۔ حتیٰ کہ اپنے گھربار اور ہر طرح کی عزوجاہ کو پس پشت ڈال دیا۔ جماعت کا ہر چھوٹا، بڑا، مردوزن جانتا ہے کہ یہ مرد کامل نورالدین بھیروی تھے۔ اس دور میں بھیرہ (سرگودھا) کا ایک تحصیل ہیڈکوارٹر تھا۔ حضرت نورالدین کی فدائیت اور جان سپاری یہاں تک پہنچی کہ حضرت امام مہدی کی زبان مبارک سے۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

کی سند مل گئی۔

2۔ حضرت حکیم میاں شیر محمد

رانجھا صاحب

حضرت حکیم میاں شیر محمد رانجھا صاحب کا تعلق بھی اسی تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور سرگودھا کے شمال مشرقی کنارا سے ایک گاؤں ہجنی سے ہے۔ جب اپنے ہم جماعت اور دلی دوست حکیم نورالدین سے مہدویت کے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے سنا اور نوردین کی زبانی یہ سن لیا کہ میں مامور من اللہ کو سچا مان کر اس کی بیعت میں بھی ہوگیا ہوں تو بلاتردد اپنی بیعت کا خط لکھا دیا۔

حضرت مولوی نظام دین صاحب

حکیم شیر محمد رانجھا نہ صرف ہجن بلکہ گردونواح میں بھی اپنے تبحر علمی اور حذاقت، طبابت کی وجہ سے مشہور ومعروف زمیندار بھی تھے۔ حالات اور واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حکیم موصوف کا گھرانہ بھی اعلیٰ علمی ذوق رکھتا تھا۔ یہ خانوادہ بنیادی طور پر بھیرہ کے قریب گاؤں چاوہ کا رہنے والا تھا۔ ان کے ایک بھائی حضرت مولوی نظام دین صاحب ہمارے گاؤں ''ادرحماں'' اپنے ننھیال میں رہتے تھے اور عالم دین ہونے کی بناء پر گاؤں کے نہ صرف امام الصلوٰۃ بلکہ تمام مردوزن کے استاد بھی تھے۔ ''ہجن'' اور ادرحماں اس دور میں تحصیل بھیرہ ہی کے گاؤں شمار ہوتے تھے اور دونوں گاؤں میں سات کوس کی مسافت تھی۔ حکیم شیر محمد رانجھا صاحب اپنے بھائی سے ملنے آتے تو امام مہدی کی آمد اور زمانہ کی علامات کا احادیث نبوی ﷺ کے مطابق موجود ہونا دکھا کر ساتھ ہی مہدویت اور مسیحیت کے دعویدار مرزا غلام احمد کی صداقت پر گفتگو کرکے ان کے حلقہ بیعت میں شامل ہونے کی تحریک بھی کرتے تھے۔ ہم نے اپنے بزرگوں کی زبانی سنا ہے کہ نماز فجر کے بعد دونوں بھائی بیت ہی میں بیٹھ جاتے اور زمانہ کے قرائن اور آمد مہدی پر آپس میں بحث وتمحیص کرتے تھے۔ بڑی بڑی کتابیں پاس رکھی ہوتی تھے۔ جن میں سے حوالہ جات پیش کرتے۔ حتیٰ کہ نماز ظہر کا وقت ہوجاتا تھا۔ نمازیوں کے بیت میں آجانے کی وجہ سے یہ علمی گفتگو ختم ہوا کرتی۔ مولوی نظام دین صاحب کے دو بیٹے تھے۔

بڑے عبدالعلی اور چھوٹے شیر علی۔ آپ نے بڑے بیٹے کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے علی گڑھ کالج میں داخل کرایا اور چھوٹے کو ایف سی کالج لاہور میں داخلہ دلوایا تھا۔ ابتدائی تعلیم دونوں نے بھیرہ ہی سے حاصل کی تھی۔ عبدالعلی نے علی گڑھ کالج میں امام مہدی کا چرچا سنا اور آپ کی کتاب شائد آئینہ کمالات اسلام کا مطالعہ کرکے آپ کی صداقت کے قائل ہوچکے تھے۔ جب چھٹیوں میں وطن آنا ہوتا تو لاہور سے چھوٹے بھائی شیر علی کو بھی ساتھ لے لیتے۔ امام مہدی کے دعویٰ اور علامات زمانہ نیز مدعی مہدویت کی صداقت پر تبادلہ خیالات کیا کرتے۔ گاؤں پہنچنے پر دونوں بھائی اپنے والد محترم کو دلائل سے قائل کرنے کی کوشش کرتے۔

ہمارے بزرگ کہتے تھے کہ دونوں بھائیوں عبدالعلی اور شیر علی نے ایک دمدار ستارے کے ظاہر ہونے کی پیشگوئی بیان کرکے والد محترم سے عرض کیا۔ اب وقت آگیا ہے۔ آپ دمدار ستارہ خود دیکھ لینا۔ ہمارے بڑے بوڑھے کہا کرتے تھے کہ مولوی نظام دین صاحب نے اپنی آنکھوں سے وہ ستارا دیکھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کے سچا ہونے کا اعلان کردیا اور ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا کہ آج سے میں بھی ان کے حلقۂ بیعت میں شامل ہوتا ہوں۔ نیز اپنی بیعت کا خط بھی لکھ کر قادیان بھیج دیا۔

چونکہ مولوی نظام دین صاحب گاؤں کے امام الصلوٰۃ اور مردوں عورتوں کے استاد تھے۔ اس لئے ان کی پیروی میں سارے گاؤں کے چھوٹے بڑے، مردوزن حلقۂ بگوش احمدیت ہوگئے۔ گویا ایک پورا گاؤں احمدی بن گیا۔ اہل گاؤں کو مولوی صاحب موصوف نے معمولی پڑھنا لکھنا بھی سکھا دیا تھا۔ چنانچہ گردونواح کے دیہات میں اس دور کے لوگ کہتے تھے کہ ''ادرحماں'' کے ڈھگے بھی پڑھے ہوئے ہیں۔ اس کی ایک مثال بھی قارئین کی دلچسپی کی خاطر لکھے دیتا ہوں۔

حضرت میاں خدا بخش صاحب

ادرحماں کے قریب ترین جانب جنوب ایک گاؤں لورنوالی کے ایک زمیندار کو تحصیل ہیڈکوارٹر سے کوئی خط بذریعہ ڈاکیا ملا۔ وہ آدمی بڑی پریشانی کے عالم میں کہ نامعلوم کیسا خط ہے۔ پڑھانے کے لئے ادرحماں جارہا تھا۔ دونوں گاؤں میں ایک ڈیڑھ میل کا فاصلہ ہے۔ سڑک کنارے کھیت میں ایک کسان ہل چلارہا تھا۔ اس کا حقہ سڑک کنارے پڑا تھا۔ لورنوالی کا وہ شخص حقہ پینے بیٹھ گیا۔ تو کسان بھی بیل کھڑے کرکے اس کے پاس آگیا اور علیک سلیک کے بعد پوچھا کہاں جارہے ہو؟ اس شخص نے جواباً کہا یہ ایک سرکاری خط ڈاکیا دے گیا ہے۔ پڑھانے کے لئے تمہارے پنڈ جارہا ہوں۔ کسان نے خط لے کر دیکھا اور اسے کہا پریشان کیوں ہو؟ یہ تحصیلدار صاحب کی طرف سے رسید ہے کہ تمہارا سارا مالیہ وصول ہوچکا ہے۔ وہ شخص وہیں سے واپس اپنے گھر لوٹ گیا۔ گھر والوں نے جلد واپس آجانے کا سبب پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ ''ادرحماں'' کے ڈھگے بھی پڑھے ہوئے ہیں۔ راہ ہی میں فلاں کسان نے پڑھ دیا ہے۔ یہ کسان ہمارے میاں خدا بخش صاحب تھے۔ کیونکہ ''شیخ والا'' میں بطور مزارع کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔ یہی میاں خدا بخش صاحب حضرت مسیح موعود کی بیعت کرکے احمدیت قبول کرچکے تھے۔ ان کی بیعت 06-1907ء کی ہے۔ رفقاء حضرت اقدس میں شامل تھے اور ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ ادرحماں کے امام الصلوٰۃ اور امیر جماعت بھی رہے ہیں۔ بچوں کے کپڑے کا کاروبار تھا۔ حضرت میاں خدابخش صاحب سارا دن گھر (دکان) میں بیٹھے قرآن مجید کا مطالعہ کرتے۔ سارا دن خاکسار نے خود بھی دیکھے ہیں۔ اردگرد کے دیہات سے کپڑے خریدنے اور رنگ کرانے آنے والی عورتوں یا مردوں (غیراز جماعت) کو دینی مسائل بتاتے اور دیہاتی انداز میں دعوت الی اللہ بھی کیا کرتے تھے۔

حضرت حافظ عبدالعلی صاحب

بات شروع تھی۔ مردم خیز خطۂ زمین سرگودھا کی اور حکیم شیر محمد رانجھا اور ان کے بھائی مولوی نظام دین کا ذکر تھا۔ چنانچہ ان کے بڑے بیٹے عبدالعلی علی گڑھ کالج میں پڑھتے تھے۔ وہ حافظ قرآن بھی تھے۔ ان کا نام اپنے چچا حکیم شیر محمد رانجھا کی طرح 313 رفقاء کبار کی فہرست میں شامل ہیں۔ حافظ عبدالعلی صاحب موصوف نے قانون کی رائج الوقت ڈگری LLB حاصل کرنے کے بعد سرگودھا بلاک نمبر 9 میں رہائش پذیر ہوکر ضلع کچہری میں پریکٹس شروع کردی۔ چونکہ بلاک نمبر 9 کی احمدیہ بیت الذکر کے امام الصلوٰۃ بھی تھے۔ پانچوں نمازیں بیت احمدیہ میں آکر ادا کرتے تھے۔ خواہ موسم کیسا ہو آندھی ہو یا بارش ہو پرواہ نہ کرتے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب

دوسرے بیٹے حضرت مولوی شیر علی صاحب لاہور سے گریجوایشن کے بعد قادیان جاکر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور قرآن شریف کا انگریزی زبان میں ایسا بے مثل ترجمہ اور تفسیر کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ جسے پڑھ کر بڑے بڑے انگریزی دان انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔ انگریز دانشور بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہوگئے کہ ایسی اعلیٰ پایہ کی انگریزی لکھنے والے ''انڈین'' کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہئے۔

حضرت مولوی صاحب کی سوانح عمری میں درج ہے کہ ایک انگریز دانشور آپ کو دیکھنے اور ملنے پوچھتا پوچھتا قادیان پہنچا۔ مولوی صاحب کی اور اس دانشور کی ملاقات کا واقعہ بھی نہایت دلچسپ ہے۔

حضرت مولوی محمد اسمٰعیل ہلالپوری

قرآن وحدیث نیز زبان عربی کے معتبر عالم جن کا اسم گرامی محمد اسمٰعیل ہلالپوری ہے۔

آپ سلسلہ احمدیہ میں مولوی محمد اسمٰعیل فاضل کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ بھی اس مردم خیز خطۂ زمین سرگودھا کی تحصیل بھیرہ (بھلوال) کے گاؤں ہلال پور کے باشندے تھے۔ ہم نے سلسلہ کے جید علماء کو بڑے فخر سے یہ کہتے سنتے آئے ہیں کہ حضرت مولوی محمد اسمٰعیل ہلال پوری ہمارے استاد تھے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

سرزمین امریکہ میں دین حق کا پیغام پہنچانے والے پہلے مجاہد حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی سرگودھا کے معروف شہر بھیرہ ہی کے باسی تھے۔ ایک

پنجابی شاعر محمد دین عادل مرحوم نے......ڈھولے میں حضرت مفتی محمد صادق کے بارے میں لکھا ہے۔

مفتی صاحب دی ساوی پگڑی تے عینک ویکھ کے
بولن ہکو لفظ انکار دا

یعنی جب مفتی صاحب کے ساتھ عیسائی لوگ کچھ نہ بول سکتے۔ یعنی اپنے عقائد کی صداقت میں دلائل دینے سے حضرت مفتی صاحب کے سامنے عاجز آکر اپنے پادریوں سے کہتے ایک انڈین ہمارے ملک میں آکر تثلیث کو چیلنج کررہا ہے۔ اس کو خاموش کرائیں تو پادری جواباً کہتے ''سبز پگڑی اور عینک والے سے ہم اپنے عقائد کے بارے گفتگو نہیں کرسکتے۔

محمد دین عادل صاحب

بات سے بات نکلتی ہے محمد دین عادل صاحب نے دیہات میں دعوت الی اللہ کا ایک ڈھنگ دیہاتیوں کی پسند ''ڈھولے'' لکھے تھے۔ جو حضرت مصلح موعود نے ایک بار 1939ء میں بیت مبارک قادیان میں بیٹھ کر خود سنے اور پسند فرمائے تھے۔ وہ بھی اسی مردم خیز خطۂ زمین ''سرگودھا'' کے گاؤں ادرحماں کے باشندے تھے۔

مولوی رفیع الدین صاحب

چونکہ ذہن میں برصغیر کی تقسیم سے پہلے کی شخصیات ہیں۔ ان میں سے ایک گمنام سی شخصیت ایسی ہے۔ جس کی محنت اور کوشش سے ادرحماں کے مردوزن کو پنجابی زبان میں نماز کا ترجمہ یاد ہے۔ وہ مولوی رفیع الدین صاحب مولوی فاضل تھے۔ آپ ڈسٹرکٹ بورڈ سرگودھا کی طرف سے بطور مدرس (ٹیچر) ادرحماں پرائمری سکول میں تعینات تھے۔ احمدیت کے ناطے جماعت احمدیہ ادرحماں کے امام الصلوٰۃ، مربی اور استاد بھی تھے۔ آپ نے گاؤں کے ہر چھوٹے بڑے کو علم حاصل کرنے کی لَو لگادی تھی اور لاہور کی معروف دینی درسگاہوں سے عربی زبان اور قرآن مجید کا ترجمہ عمدہ پڑھا اور سیکھا ہوا تھا۔

آپ روزانہ نماز فجر کے بعد قرآن مجید کا درس اتنا عمدہ اور دلنشیں انداز میں دیتے تھے کہ افراد جماعت نہایت دلچسپی سے بیٹھے سنتے تھے۔ ہمارے ایک بزرگ میاں شیر محمد ولد میاں محمد دین صاحب کی زبانی میں نے سنا ہے کہ مولوی رفیع الدین صاحب نے تو قرآن شریف کے ایک ایک لفظ دے مُڈھ جھگی ڈال رکھی ہے۔'' آپ بھی ضلع سرگودھا کی تحصیل بھیرہ (بھلوال) کے انتہائی جنوب مشرق میں دریائے چناب کے کنارے ایک گاؤں ''مڈھ رانجھا'' کے باشندے تھے۔ علم طب میں بھی خاصی دسترس تھی۔ اس دور میں روزمرہ کی چھوٹی موٹی تکالیف کے علاج کے لئے مجرب نسخے تیار کرکے رکھتے تھے۔ گاؤں کے لوگ ذرہ بھر تکلیف بخار، پیٹ درد، سردرد ہوتی تو فوراً سیدھے مولوی رفیع الدین صاحب کی خدمت میں جاحاضر ہوتے اور مولوی صاحب بلامعاوضہ اسے دوائی دیتے جس کے استعمال سے اکثر فائدہ ہوتا تھا۔

ضلع سرگودھا رؤساء کا ضلع گردانا جاتا تھا۔ وہاں کے ٹوانہ اور نون اقوام کے افراد گورنمنٹ انگریزی کے دور میں جاگیردار ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ سرکاری عہدوں تک پہنچے ہوئے تھے۔

ملک صاحب خان نون

اللہ تعالیٰ نے نون خاندان پر اپنی رحمت کا دروازہ کھولا۔ ان میں سے ایک ڈپٹی کمشنر پر خداتعالیٰ نے امام مہدی کی صداقت روشن کردی۔ وہ بھی ہر قسم کی مخالفتوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی غلامی اختیار کرکے (بیعت کرکے) ہمیشہ کی زندگی پاگئے۔ وہ ہیں ''ملک صاحب خان نون۔'' آپ نے جماعت سے وابستگی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نیز حضرت اقدس کے خاندان سے عقیدت نیز ذاتی تعلق کی بنا پر ربوہ ہی میں ایک گھر بنا کر اس میں رہائش پذیر رہے ہیں۔ میں نے خود 62-1961ء میں دیکھا ہے یادگار چوک کے ساتھ جنوبی جانب ایک مکان ان کا اپنا تھا۔

خدابخش گوندل صاحب

مردم خیز خطۂ زمین سے صرف عام گھرانوں کے افراد ہی نہیں بلکہ اعلیٰ حیثیت رکھنے والے بھی آسمان احمدیت میں ستارے بن کر چمکے ہیں۔ یہاں پہنچ کر مجھے گوندل بار کے مشہور و معروف قصبہ کوٹ مومن کے دیندار اور علم دوست خاندان کے فرد گوندل قوم ہی سے تعلق رکھنے والے میاں خدابخش صاحب یاد آگئے ہیں۔ جن کی نسل میں حاجی میاں رشید احمد اور میاں گل محمد دونوں بھائی فدائی احمدی ہوگزرے ہیں۔ میاں رفیق احمد ایم اے گوندل میاں خدابخش صاحب کی اولاد ہیں۔

حضرت چوہدری حاکم علی صاحب

اسی طرح نوآبادیات سکیم کے تحت آباد ہونے والے چکوک میں سے چک نمبر 9 شمالی (پنیار) تحصیل بھلوال کے صاحب حیثیت اور سفید پوش بزرگ چوہدری حاکم علی صاحب بھی تو مخلصین جماعت میں سے ہوگزرے ہیں چنانچہ مردم خیز خطۂ زمین میں سرگودھا کی تحصیل بھیرہ (بھلوال) کے متعدد افراد کو مختلف حیثیت سے خدمت دین کا شرف حاصل ہے۔ یہ تو صرف ایک تحصیل کے وہ افراد ہیں۔ جن کا مجھے علم ہے۔ تحصیل خوشاب بھی تو سرگودھا ہی کی ایک تحصیل ہوا کرتی تھی۔ طوالت کے خوف سے اس میں نہیں جاسکتا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

مکرم نصیر احمد کھرل صاحب

محترم چوہدری عتیق احمد صاحب قائد ضلع بدین کا ذکر خیر

مکرم چوہدری عتیق احمد صاحب قائد ضلع بدین 17 دسمبر 2013ء کو 38 سال کی عمر میں اچانک دل کو دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔

خاکسار کو محترم قائد ضلع کے ساتھ تقریباً 4 سال کام کرنے اور ان کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ماہانہ میٹنگز کے علاوہ متعدد بار ضلع بھر کی جماعتوں کے اکٹھے دورے کئے۔ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے پروگرامز میں اکٹھے شرکت کی۔

خاکسار جب صابن دستی حلقے کا دورہ کرتا تو میرے ساتھ دورہ کیا کرتے تھے۔ رات دیر تک مجلس لگتی اور اس میں خدام اور اطفال کی تعلیم و تربیت کے پروگرامز بنتے اور تعمیری کاموں کے منصوبے بنتے اور پھر محترم قائد صاحب ضلع ان کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کمربستہ ہوجاتے۔

آپ کے ساتھ خاکسار کو کام کرکے بہت مزہ آتا اور اس نوجوان کے جذبہ کو دیکھ کر خاکسار رشک کرتا۔ بالکل واقف زندگی کی طرح خدمت دین کے لئے ہمیشہ 24 گھنٹے کمربستہ رہتے۔ بے لوث خدمت کرنے والے تھے۔ ان کے کام میں کبھی کوئی مجبوری حائل نہ ہوتی۔ جس کام کے کرنے کا ارادہ کرلیا کرتے تھے۔ پھر طوفان ہو یا بارش کام کرکے ہی دم لیا کرتے تھے۔

محترم چوہدری عتیق احمد صاحب نہایت سادہ زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ خوش اخلاق، ملنسار، غرباء کا خیال رکھنے والے، ان کی ضروریات پوری کیا کرتے تھے، دوسروں کی تکلیف کا احساس اور اسے دور کیا کرتے تھے۔ بچوں سے نہایت شفقت اور بڑوں کے ساتھ نہایت ادب و احترام سے پیش آیا کرتے تھے۔ عہدیداران کا احترام، نڈر اور بہادر انسان تھے اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ مرحوم کے اندر مہمان نوازی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور اطاعت میں تو صف اول کے مجاہد تھے۔ جو بھی ہدایت خلیفہ وقت اور نظام جماعت کی طرف سے ملتی۔ اس کے اوپر کماحقہٗ عمل پیرا ہوتے۔ مرحوم واقفین زندگی کا بہت عزت و احترام کیا کرتے تھے۔ ان کے اوپر اپنی جان نچھاور کیا کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص واقفین زندگی کے بارے میں کوئی غلط بات کرتا تو اس کو بہت ہی پیارے انداز سے سمجھا دیتے اور واقفین زندگی کا احترام کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ یہ ہم سے ہزاروں درجے بہتر ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کررکھی ہیں۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم ان کی قدر کریں، ان کا احترام کریں۔ بلکہ ان کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ محترم قائد صاحب ضلع بھر کے مربیان کرام اور معلمین کرام کی ضروریات کا خیال رکھتے۔

محترم قائد صاحب ضلع کسی بھی سفر پر کسی قسم کی بھی مشکل پیش آتی تو خود بھی خدا کے آگے جھکتے اور خلیفہ وقت کو بھی دعا کے لئے ہمیشہ درخواست کیا کرتے تھے اور اللہ کے فضل سے ان کے سارے کام احسن طریق پر ہوجاتے تھے اور پھر کہا کرتے تھے۔ یہ خلیفہ وقت کی دعاؤں کے طفیل ہوا ہے ہماری کیا حیثیت ہے۔

محترم قائد صاحب ضلع کے والد صاحب نے بتایا کہ عتیق احمد صاحب پانی سے بہت گھبرایا کرتے تھے اور گہرے پانی میں نہیں جایا کرتے تھے۔ لیکن جب 2011ء میں ضلع بدین، عمرکوٹ اور میرپور خاص وغیرہ میں بارشوں کے سبب سیلاب آیا اور ہر طرف پانی ہی پانی تھا۔ تو خدام الاحمدیہ کی طرف سے حکم ملا کہ عمرکوٹ جائیں اور وہاں جاکر سیلاب میں گھرے ہوئے احمدیوں کو باہر نکالیں۔ ان کے والد صاحب کہتے ہیں بارش ہورہی تھی۔ تو میں نے کہا کہ بارش رک لینے دو پھر چلے جانا۔ لیکن عتیق احمد صاحب کا جواب تھا۔ نہیں ابا جی صدر صاحب کا حکم ہے ابھی اور اسی وقت جانا ہے اور وہ بارش میں روانہ ہوگئے اور ساتھ دو تین خدام لے لیتے اور پھر چند دن تک گہرے پانی کے اندر جاجاکر احمدی احباب کو باہر نکالا۔ پس کہتے ہیں وہ پانی سے ڈرا کرتا تھا لیکن حکم کی تعمیل میں پانی کو شکست دے گیا۔

محترم قائد صاحب ضلع نے ایک بیت الذکر بہت شوق سے تعمیر کروائی اور دن رات اس کی خود نگرانی کی اور اسی طرح واقفین زندگی کے لئے واقف زندگی ہاؤس تعمیر کیا اور کہا کرتے تھے کہ حضور پُرنور کی خدمت میں پیش کروں گا۔ حضور پُرنور جس نظارت کو چاہیں یہ عطیہ عنایت فرمائیں اور سارا گھر کا ضروری سامان اس میں مہیا کیا۔ اسی طرح اب گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کا کام کروا رہے تھے اور کہتے تھے کہ جو پہلے ہماری اوطاق ہے وہ اب ہمارے بزرگ ناظران کے شایان شان نہیں ہے۔ ان کے لئے نئے کمرے تعمیر کرنے ہیں۔ جو ناظران کے معیار کے ہوں۔ مرکزی مہمان آتے تو کوشش کرکے اپنی گاڑی پر ان کو سارے ضلع کا دورہ کرواتے تھے۔

محترم قائد صاحب ضلع کی نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں احمدی احباب اور غیر از جماعت احباب شریک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم قائد صاحب ضلع کے نقش قدم پر چلنے والے وجود جماعت میں اور ان کے خاندان میں پیدا کرتا چلا جائے۔ آمین

☆............☆............☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23/ اگست 2014ء کو بیت الفضل لندن میں قبل از نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم بشیر احمد زاہد صاحب

مکرم بشیر احمد زاہد صاحب یو کے مورخہ 22/ اگست 2014ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کے دادا حضرت کرم داد صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ آپ بشیر آباد سندھ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ٹیچر اور پھر نائب ہیڈ ماسٹر رہے۔ بعد ازاں گورنمنٹ کی طرف سے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کے طور پر تقرر ہوا۔ اس ملازمت کے دوران انہیں مخالفین کی طرف سے شدید مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ جماعتی لحاظ سے حیدر آباد میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی جن میں ضلع کے سیکرٹری اصلاح وارشاد، سیکرٹری تعلیم القرآن اور زعیم اعلیٰ انصاراللہ کی خدمات شامل ہیں۔ چند سال قبل یو کے شفٹ ہوئے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خدمت کا جذبہ رکھنے والے بہت نیک، صالح اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت کا تعلق تھا اور اکثر اس بات کا اظہار کرتے کہ جو کچھ ہمیں ملا ہے خلافت کی برکت سے ملا ہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم فیض احمد زاہد صاحب (مربی سلسلہ) آجکل کیٹ فوڈ یو کے میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم میر عبدالرحیم صاحب

مکرم میر عبدالرحیم صاحب آف جرمنی مورخہ 6/ اگست 2014ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے مدرسہ احمدیہ قادیان سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد دیہاتی (معلم) کی حیثیت سے کشمیر کے مختلف علاقوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ قادیان کے پاکیزہ ماحول کا آپ کی ذات پر گہرا اثر تھا۔ دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا۔ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم اور کتب سلسلہ کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ طب سے بھی آپ کو گہرا لگاؤ تھا۔ آپ نہایت سادہ مزاج، درویش منش، متوکل اور نیک انسان تھے۔ خلافت سے عشق اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم میر عبدالرشید صاحب تبسم مرحوم سابق نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ اور مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ کے والد تھے۔

مکرم صوبیدار محمد شریف صاحب

مکرم صوبیدار محمد شریف صاحب محلّہ دارالفتوح شرقی ربوہ مورخہ 26 مئی 2014ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو لمبا عرصہ شعبہ مال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں نیز 12 سال تک صدر محلّہ کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، نہایت محنتی، شریف النفس، چندہ جات میں باقاعدہ، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے بیٹے مکرم حنیف احمد ثاقب صاحب مربی سلسلہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم چوہدری عطاء محمد قمر صاحب

مکرم چوہدری عطاء محمد قمر صاحب محلّہ نصیر آباد حلقہ غالب ربوہ مورخہ 3 جون 2014ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کا تعلق ترگڑی ضلع گوجرانوالہ سے تھا۔ آپ کو ناظم انصاراللہ اور سیکرٹری تعلیم القرآن ضلع گوجرانوالہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، غریب پرور، ہمدرد، منکسر المزاج نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے بے انتہا محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ آپ کی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں 25 افراد پر مشتمل تین خاندانوں نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم رضا محمد انجم صاحب نگران بہشتی مقبرہ (توسیع) ربوہ کے والد تھے۔

مکرم عبدالغنی صاحب کشمیری

مکرم عبدالغنی صاحب کشمیری اورنگی ٹاؤن کراچی مورخہ 2 مئی 2014ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ کراچی میں مرحوم کا گھر غیر احمدیوں کے ایک مدرسہ کے سامنے واقع ہے۔ لمبا عرصہ بڑی بہادری کے ساتھ مخالفین کا مقابلہ کرتے رہے۔ جب حالات بہت خراب ہو گئے تو ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے اور پھر وہاں سے ربوہ شفٹ ہو گئے۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، دعا گو، ملنسار، عہدیداران جماعت کا احترام کرنے والے، نیک اور مخلص انسان تھے۔

مکرمہ محمد بی بی صاحبہ

مکرمہ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حسین صاحب چک نمبر 563 گ ب شرقی۔ ضلع فیصل آباد مورخہ 3 مئی 2014ء کو تقریباً 100 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ اور جماعت سے گہری وابستگی رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔

مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ

مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد خالد صاحب مرحوم محلّہ فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ مورخہ 14 جون 2014ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ تنظیمی اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ لمبا عرصہ اپنے حلقہ میں سیکرٹری مال، سیکرٹری وقف جدید اور صدر حلقہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ بہت خوش اخلاق، مالی قربانی میں پیش پیش، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ خلیفہ وقت کے خطبات باقاعدگی سے سنتی تھیں اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم مبارک احمد صاحب کارکن دفتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی ہمشیرہ تھیں۔

مکرم قریشی منور احمد صاحب

مکرم قریشی منور احمد صاحب ابن مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب شہید۔ امیر جماعت سکھر مورخہ 2 جون 2014ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو مختلف جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ زعیم انصاراللہ حیدر آباد بھی رہے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے اور اپنے بچوں کو بھی مالی قربانی کی تلقین کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام سوال وجواب

عیدوں میں سے ایک عید قرار دیا ہے۔ اور اس دن میں احادیث کے مطابق ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جس میں دعائیں خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہیں ان سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہئے۔

س: حضور انور نے ایمان لانے والوں کے کیا فرائض بیان فرمائے؟

ج: فرمایا! مؤمنین کا فرض ہے کہ ان دنوں میں جو قرآن کریم کو پڑھنے اور سیکھنے کی طرف توجہ رہی ہے اسے سارا سال اپنی زندگیوں کا حصہ بناتے رہیں سارا سال قرآن پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔ سارا سال اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

س: فلسطین کے مسلمانوں کی حالت کی بابت کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! فلسطین کے مسلمانوں کی حالت کے بارے میں۔ دعاؤں میں خاص طور پر ان لوگوں کو بھی یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے آسانیاں پیدا کرے۔ ان کو اس مشکل سے نکالے۔

س: حضور انور نے خطبہ کے آخر میں کس مخلص احمدی کا ذکر خیر فرمایا؟

ج: مکرم نعیم اللہ خان صاحب آف قرغزستان جو 21 جولائی 2014ء کو ہارٹ اٹیک سے 61 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

اطلاعات واعلانات

نمایاں کامیابی

مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ فتح پور ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

امامۃ البرہ خان صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر راجہ مبشر احمد صاحب صدر جماعت فتح پور ضلع گجرات نے امسال GCE O Level کے امتحان میں دس مضامین میں 9A* اور 1A گریڈ لے کر سکول میں نیا ریکارڈ بنایا ہے سکول اور ضلع گجرات میں اول نیز ریجن میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے نیز مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

کامیابی

مکرم عبدالمجید زاہد صاحب قائمقام صدر جماعت احمدیہ کنری ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اعزاز شمیم ولد مکرم شمیم احمد شمیم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد کنری ضلع عمرکوٹ نے امسال یونیورسٹی آف کیمبرج انٹرنیشنل ایگزامینیشن اے لیول کے امتحان میں روٹس میلینم سکول اسلام آباد کیمپس سے پہلے سال میں 3A* اور ایک B* حاصل کئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم اعجاز احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد دارالشکر جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم پرویز احمد عاصم صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ اور رشتہ ناطہ طاہر آباد غربی ربوہ مورخہ 22/ اگست 2014ء کو حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ مرحوم عرصہ دو سال سے بعارضہ فالج بیمار تھے۔ جماعتی کاموں میں پیش پیش تھے۔ بیس سال سے کئی شعبہ جات میں کام کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ اسی روز نماز جمعہ وعصر کے بعد مکرم ملک مبارک احمد صاحب معلم طاہر آباد ربوہ نے نماز جنازہ پڑھا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم معلم صاحب نے دعا کروائی۔ پسماندگان میں بیوہ مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ دو بیٹے فائق احمد واقف نو، نادر پرویز واقف نو، دو بچیاں نادیہ پرویز اور فائقہ پرویز چھوڑی ہیں۔ مرحوم مکرم ماسٹر نذیر حسین صاحب کے بیٹے اور رفیق حضرت مسیح موعود حضرت مولوی عبدالخالق صاحب کے پوتے تھے۔ مرحوم نے آنکھیں عطیہ کی ہوئی تھیں۔ جس کی نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کو بروقت اطلاع کردی گئی اور انہوں نے کارروائی کر کے عطیہ حاصل کرلیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

11 ستمبر 2014ء

1:50 am دینی وفقہی مسائل
کڈز ٹائم
3:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 5 ستمبر 2008ء
5:00 am عالمی خبریں
تلاوت قرآن کریم
الترتیل
6:10 am جلسہ سالانہ یوکے
7:45 am دینی وفقہی مسائل
تقاریر
فیتھ میٹرز
9:50 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
یسرنا القرآن
12:05 pm حضور انور کا اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے 2014ء
1:10 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)
ترجمۃ القرآن کلاس
3:15 pm انڈونیشین سروس
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
یسرنا القرآن
5:55 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)
خطبہ جمعہ
8:05 pm حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
8:35 pm Persian Service
10:25 pm یسرنا القرآن
عالمی خبریں
11:20 pm حضور انور کا اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے 2014ء

12 ستمبر 2014ء

12:30 am جرمن سروس
فیتھ میٹرز
ترجمۃ القرآن کلاس
3:25 am حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
4:00 am Beacon of Truth (سچائی کا نور)
5:05 am عالمی خبریں
تلاوت قرآن کریم
یسرنا القرآن
6:35 am حضور انور کا اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے 2014ء
7:50 am جاپانی سروس
ترجمۃ القرآن کلاس
9:20 am الف اردو
لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
یسرنا القرآن
11:50 am دعوت الی اللہ سیمینار جرمنی 2010ء
12:45 pm سرائیکی سروس
راہ ہدیٰ
2:55 pm انڈونیشین سروس
دینی وفقہی مسائل
5:00 pm خطبہ جمعہ Live
6:15 pm سیرت النبی ﷺ
تلاوت قرآن کریم
یسرنا القرآن
7:30 pm Shotter Shondhane
دعائے مستجاب
9:20 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 2014ء
10:30 pm یسرنا القرآن
عالمی خبریں
11:20 pm دعوت الی اللہ سیمینار جرمنی 2010ء

13 ستمبر 2014ء

12:15 am ریئل ٹاک
دینی وفقہی مسائل
2:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 2014ء
راہ ہدیٰ
5:00 am عالمی خبریں
تلاوت قرآن کریم
یسرنا القرآن
6:25 am دعوت الی اللہ سیمینار جرمنی 2010ء
7:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 2014ء
راہ ہدیٰ
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
درس ملفوظات
الترتیل
11:55 am حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے 2014ء
1:15 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
سٹوری ٹائم
2:05 pm سوال وجواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
5:15 pm تلاوت قرآن کریم
الترتیل
6:00 pm انتخاب سخن Live
7:00 pm بنگلہ سروس
اسلامی مہینوں کا تعارف
9:00 pm راہ ہدیٰ Live
10:30 pm الترتیل اور عالمی خبریں
11:25 pm حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے 2014ء
فیتھ میٹرز

14 ستمبر 2014ء

1:45 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
راہ ہدیٰ
3:45 am سٹوری ٹائم
خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 2014ء
5:20 am عالمی خبریں
تلاوت قرآن کریم
الترتیل
6:25 am خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یوکے 2014ء
سٹوری ٹائم
8:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 2014ء
اسلامی مہینوں کا تعارف
9:55 am لقاء مع العرب
11:05 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
یسرنا القرآن
11:55 am بستان وقف نو
فیتھ میٹرز
2:00 pm سوال وجواب 31 مارچ 1996ء
3:00 pm عصر حاضر Live
خطبہ جمعہ 12 ستمبر 2014ء
5:10 pm تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
یسرنا القرآن
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 2014ء
Shotter Shondhane
8:10 pm بستان وقف نو
Beacon of Truth (سچائی کا نور)
9:45 pm کڈز ٹائم
یسرنا القرآن
عالمی خبریں
11:20 pm بستان وقف نو
Beacon of Truth (سچائی کا نور)

ربوہ میں طلوع وغروب یکم ستمبر 2014ء

طلوع فجر	4:19
طلوع آفتاب	5:41
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	6:36

ایم ٹی اے کے آج کے پروگرام

یکم ستمبر 2014ء

6:30 am جلسہ سالانہ یوکے 2014ء
حضور انور کا خطاب (نشر مکرر)
12:30 pm خطبہ جمعہ 29۔اگست 2014ء
1:30 pm جلسہ سالانہ یوکے 2014ء پہلے دن کی کارروائی (نشر مکرر)
11:35 pm جلسہ سالانہ یوکے 2014ء
حضور انور کے ہاتھوں پرچم کشائی اور افتتاحی خطاب (نشر مکرر)

درخواست دعا

مکرم چودھری خادم حسین صاحب نصرت آباد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
میرے بیٹے مکرم وقاص احمد صاحب چودھری مربی سلسلہ وزیر آباد گوجرانوالہ کی بیٹی ایمان وقاص واقفہ نو بعمر اڑھائی سال شدید علیل ہے۔ علاج چلڈرن ہسپتال لاہور میں جاری ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی کامل وعاجل صحت یاب ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

موسم گرما کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

سیل سیل سیل لان سیل میلہ
بسم اللہ فیبرکس
چیمہ مارکیٹ ربوہ: 0300-7716468

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 920321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorint.com

FR-10

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
DISCOUNT MART
Parfumes, Hoisery, Facials
Cosmetics, Jewelry
@ Reasonable Prices
0343-9166699, 0333-9853345
Malik Markeet Railway Road
RABWAH